روایات شمائل رسول کے شاعری پر معنوی اثرات

The Impact of Rwayat e shmaile Rsool (PBUH) on Arabic poetry.

ڈاکٹر عمرانہ شہزادی [1]

Abstract:

The arabic word shamail is the plural form of shimal, a word that acts as a root for words of many different meanings,some which are even antonymous.some of these meanings are temper, nature, character, mood and action, behaviour and attitude. Plural form of the words that are used in the form of shamail.

Islamic scholars have used the term in a more narrow sense than its broad lexical meaning, deriving a term that means the life story of a person,that is ,their biography. Over time the word has become more specified and it has become a term meaning " the human aspect, life style and personal life of Prophet Muhammad(pbuh)".

Shamail became a separate science at the end of the second half of 3rd century after the hijrah(AH) ,(9th century AD). It is known that the word shamail was first used and systematized by islamic scholar Tirmizi. No hadith, scholar or historian before him or any of his contemporaries used this term. Tirmizi's contribution to the field of shamail have been continued by later islamic scholars.

شمائلِ رسول کی تجلیات صحابہ کرام کے توسط سے محدثین کی کتب میں ضیا بار ملتی ہیں۔روایات میں آپ ﷺ کے گہر ہائے گراں مایہ اپنی تابانی میں بے مثال ہیں۔شمائل کی جمالیاتی کیفیات کا انتخاب جن شعرا نے کیا انھوں نے اپنے جذبات کو صوری محاسنِ رسول ﷺ سے لبریز کیا اور پھر جمالِ مصطفی ﷺ کی قندیلیں جلائیں۔حضور ﷺ کے حسن صورت اور جمالِ صوری کے بارے میں روایات ہمیں کتبِ سیرت وشمائل میں تفصیل کے ساتھ چمکتی دمکتی نظر آتی ہیں۔نثری حوالے سے جو شہرت شمائلِ ترمذی کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کتاب کو حاصل نہ ہوسکی اس میں صاحبِ کتاب نے آپ ﷺ کے بارے میں صحابہ کرامؓ کے ایسے تمام اقوال نقل کیے ہیں جو آپ ﷺ کے شمائل کو نمایاں کرنے والے تھے۔

شعرائے کرام نے بھی جمالِ مصطفی ﷺ کو اپنے اپنے انداز میں شاعری میں سمویا ہے۔صدرِ اسلام میں سرورِ کائنات ﷺ کے سب سے بڑے اور عمدہ ترین مداح صحابہ کرامؓ تھے۔صحابہ کرامؓ نے نثری اور شعری دونوں انداز میں آپ ﷺ کے سراپا مبارک کو بیان کیا ہے۔اس مضمون میں صحابہ کرامؓ نے جس طرح نثری اور شعری انداز میں حضور ﷺ کے شمائل کا تذکرہ کیا ہے اس کا جائزہ لیں گے۔

عربی کے اولین نعت نگاروں میں ابوطالب اور امّ معبد کے نام آتے ہیں۔ابوطالب کی نعت منظوم اور امّ معبد کی منثور ہے اور عربی

[1] لائبریری انچارج واسسٹنٹ پروفیسر،شعبہ عربی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین،مدینہ ٹاؤن،فیصل آباد

ادب کی تاریخ میں ایک خاص مقام رکھتی ہیں۔ ام معبد نے نثری انداز میں جو شمائلِ رسول ﷺ بیان کیے ہیں اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے متعدد عربی شعرا نے اسے منظوم کیا ہے اور حسان بن ثابت نے اس حوالے سے پورا نعتیہ قصیدہ کہ کر اپنے دیوان کو مزین کیا ہے۔

شمائل نبوی ﷺ کے حوالے سے اوّلین شعر آپ ﷺ کے چچا ابو طالب نے تخلیق کیا یہ شعر ان کے قصیدہ لامیہ کی روح اور جان ہے انھوں نے یہ شعر اس وقت کہا جب قریش نے خاندانِ بنو ہاشم کا مقاطعہ کر رکھا تھا اور حضور ﷺ شعب ابی طالب میں اپنے چچا کی زیر نگرانی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ابو طالب اس سلسلے میں کہتے ہیں:

وَابیَض یستقی الغمام بوجهه　　　ثمال الیتامی عصة للارامل (۱)

وہ گورا چٹا مکھڑا جس کا نام لے کر بادلوں سے بارش برسانے کی دعا کی جاتی ہے جو یتیموں کا ٹھکانہ اور بیواؤں کا سہارا ہے۔

ابو طالب کا یہ شعر بلاغت کا اعلیٰ نمونہ ہے انھوں نے صرف ایک شعر کے ذریعے حضور ﷺ کے مابہ الامتیاز عناصر گنوا دیے۔

شمائل رسول ﷺ کے حوالے سے نثری انداز میں سب سے پہلے جس نے اپنے الفاظ کو آپ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے مزین کیا وہ امّ معبد ہیں۔ شمائل رسول کو بیان کرنے میں ان کے تاریخی کلمات کو اولیت حاصل ہے۔ امّ معبد نے حضور ﷺ کے حسن و جمال کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ آبِ زر سے لکھنے کے لائق ہے۔ ام معبد نے آپ ﷺ کا حلیہ مبارک اور خداداد عظمت وجلال، ہیبت و وقار کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے:

رَأیتُ رَجلَا ظاهرَ الوَضاءَۃِ أبلَجَ الوَجهِ حَسَنَ الخَلقِ لَم تَعِبهُ ثُجلَةٌ وَلَم تُذرِ بِهِ صَعلَةٌ وَسيمَا قسيمَا فِی عَینَیهِ دَعَجٌ وَفِی أشفَارِهِ وَطَفٌ وَفِی عُنُقِهِ سَطَعٌ وَفِی صوتِهِ صَحَلٌ وَفِی لِحيَتِهِ كَثَاثَةٌ أزَجَ أقرَنَ اِن صَمَتَ فَعَلَیهِ الوَقَار وَاِن تَكَلَّمَ سَمَاهُ وَعَلَاهُ البهاءُ فَهُوَ أجمَلُ النَاسِ وَأبهَاهُم مِن بَعِيدٍ وَأحسَنهُم وَأجمَلُهُم مِن قريبٍ حُلوُ المَنطِقِ فَصلٌ لَانَزرٌ وَلا هَذرٌ كَأنَّ مَنطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظمٍ يَتحَدَرنَ رَبعَةٌ لَايَأسَ مِن طُولٍ وَلا تَقتَحِمُهُ عَينٌ مِن قِصرٍ، غُصنٌ بَينَ غُصنَينِ فَهو أنضَرُ الثَلاثَةِ مَنظِرًا وَأحسَنهُم قَدرًا لَهُ رُفَقَاءُ يَحفُونَ بِهِ اِن قَالَ أنصَتوا لِقولِهِ وَاِن اَمَرَ تَبَادَرُوا اِلیٰ أمرِهِ مَحفُوذٌ مَحشُوذٌ لَا عَابِسٌ وَلَا مُفنَدٌ (۲)

میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کا حسن نمایاں چہرہ حسین (چودھویں کے چاند سے زیادہ روشن، گویا آفتاب)، ڈیل ڈول خوب صورت، نہ بڑے پیٹ کا عیب، نہ چھوٹے سر کا نقص، انتہائی خوب صورت، خوب رُو، آنکھیں سیاہ اور بڑی پلکیں دراز اور گھنی، اور گردن بلند، شیریں اور گونج دار آواز، ریش مبارک گھنی، ابرو خمیدہ اور درمیان سے پیوستہ، جب خاموش رہے تو باوقار، لب کشا ہو تو چہرے پر بہار اور چہرہ پروقار، سب سے زیادہ بڑھ کر باجمال، دور و نزدیک سے دیکھنے میں یکساں حسین وجمیل، شیریں زبان، شیریں مقال، گفت گو نہ بے فائدہ نہ بے ہودہ، دہانِ سخن وا کرے تو موتی جھڑے، میانہ قد، نہ لمبا تڑنگا کہ دراز قامتی بری لگے، اور نہ پست کہ آنکھوں میں حرارت پیدا ہو، دو سر سبز شاخوں کے درمیان لچکتی ہوئی شاخ، جو حسین منظر اور عالی قدر ہو، اس کے خدام اور رفقا حلقہ بستہ، اگر وہ لب کشا ہوں تو غور سے سنیں، اور اگر حکم دیں تو تعمیل کے لیے دوڑ پڑیں، قابلِ رشک، قابلِ فخر، قابلِ احترام، نہ تلخ رو، نہ زیادتی کرنے

والا اور نہ ہی ظالم کو برداشت کرنے والا۔

آپ ﷺ کے جمال صوری کا بیان جس خوبی سے امّ معبد نے کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے، کیوں کہ اس میں آپ ﷺ کے جو اوصاف، امتیازات اور خصوصیات بیان کی گئی ہیں وہ کوئی خیالی یا تصوراتی خاکہ نہیں بلکہ خود ممدوح کو سامنے رکھ کر بیان کی گئی ہیں اس لیے کہ انھوں نے خود آپ ﷺ کی ذات کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کیا تھا اس میں کچھ بھی مبالغہ آرائی نہیں، جو آنکھوں نے دیکھا وہ بیان کر دیا۔

حسان بن ثابتؓ کہتے ہیں:

وَأحسَنَ مِنکَ لَم تَرَ قَطُّ عَینِی　　　وَأجمَلَ مِنکَ لَم تَلِدِ النِّسَاء
خُلِقتَ مُبَرَّأً مِن کُلِّ عَیبِ　　　کَأنَّکَ قَدخُلِقتَ کَمَا تَشَاء (۳)

آپ ﷺ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا اور آپ ﷺ سے زیادہ خوب صورت کسی ماں نے نہیں جنا۔ آپ ﷺ کو ہر عیب سے پیدا کیا گیا گویا کہ آپ ﷺ کو ایسے پیدا کیا گیا جیسا کہ آپ ﷺ نے چاہا۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

وَافِ وَمَاضِ شِهَا بِ یُستَضَاءُ بِهِ　　　بَدرٌ أنارَ علیٰ کُلِّ الأمَاجِیدِ
مُبَارَکٌ کَضِیَاءِ البَدرِ صُورَتُهُ　　　مَا قَالَ کَانَ قُضَاءٌ غیرَ مَردُودِ (۴)

وعدہ کو پورا کرنے والے اور دشمن پر چڑھ جانے والے ہیں آپ ﷺ ایک ایسا چمک دار ستارہ ہیں جس کی روشنی سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اور آپ ﷺ ایک چاند ہیں جس کی روشنی تمام معزز اور محترم لوگوں کو سرفراز کرتی ہے۔ آپ ﷺ برکت والے ہیں آپ ﷺ کا چہرہ چاند کی روشنی جیسا ہے آپ ﷺ جو بات فرمادیتے ہیں وہ تقدیر بن جاتی ہے اور ٹل نہیں سکتی۔

حضور ﷺ کے سراپا میں آپ ﷺ کا چہرہ اقدس خاص طور پر ان کے پیش نظر رہا اور ہر شخص نے حسن نظر کے مطابق اپنے جذبات وخیالات کا اظہار کیا۔

حسان بن ثابتؓ مزید لکھتے ہیں:

مِثلَ الهِلالِ مُبَارَکًا ذَا رَحمَةٍ　　　سَمحَ الخَلِیقَةِ طَیِّبَ الأعوَادِ (۵)

آپ ﷺ چاند کی طرح ہیں، برکت ورحمت والے ہیں، بہترین عادات کے حامل اور عمدہ خوشبو والے ہیں۔

آپ ﷺ کی جبیں مبارک کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

مَتیٰ یَبْدُ فِی الدَّاجی الْبَهِیمِ جَبِیْنُهٗ　　　یَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجیٰ الْمُتَوَقِّدِ
فَمَنْ کَانَ أوْ یَکُونَ کَأحْمَدِ (۶)

جب تاریکی کے سمندر میں ان کی پیشانی ظاہر ہوتی ہے تو وہ یوں چمکتی ہے جیسے کوئی روشن اور دہکتا ہوا چراغ روشن کر دیا گیا ہو۔ پہلے لوگوں میں آپ ﷺ جیسا کوئی نہ گزرا اور آئندہ بھی کون آپ ﷺ جیسا ہو سکتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی صفات بیان کیجیے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا:

آپ ﷺ حضرت حسانؓ کے اس شعر کا پورا پورا مصداق اور اس کی حقیقی تصویر تھے۔

غَدَاۃَ　أتَاهم　یَهْوِی　اِلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ کَالْقَمَرِ الْمُنِیْرِ (۷)

روشن چاند کی طرح چمکتے ہوئے چہرے والے پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان پر چڑھائی کی۔

حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں تو یہ مشہور ہے کہ آپ حضور ﷺ کی ذات سے سب سے زیادہ عشق فرمانے والے تھے۔ آپؓ کے عشق کا چرچا فرش سے زیادہ عرش پر ہوتا تھا۔ آپؓ کے فضائل میں نازل شدہ آیات ربانی اور احادیث اس بات کی گواہ ہیں۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ جب بھی حضور ﷺ کا دیدار فرماتے تو یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

آمین بالمصطفی بالخیر یدعوا　　　کضوء البدر زایله الظلام (۸)

آپ ﷺ خیر اور بھلائی کی طرف بلانے والے ہیں اور آپ ﷺ مثل چودھویں کے چاند کی روشنی کی مانند ہیں کیوں کہ چاند کی روشنی اندھیروں کو مٹا کر رکھ دیتی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں:

کان وجہ رسول اللہ ﷺ کدارۃ القمر (۹)

حضور ﷺ کا روئے انور چاند کی طرح گول تھا۔

حضرت عمر فاروقؓ آپ ﷺ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں

لو کنت من شیء سوی بشر　　　کنت المنور لیلة البدر (۱۰)

اگر آپ ﷺ انسان کے سوا کوئی اور چیز ہوتے تو چودھویں رات کو روشن کرنے والا چاند ہی ہوتے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:

ما رأیت شیئاً أحسن من رسول اللہ کأن الشمس تجری فی وجهه (۱۱)

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین تر کسی کو نہیں دیکھا، یوں معلوم ہوتا تھا گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہء اقدس میں آفتاب روشن ہے۔

حضرت علیؓ نے یوں کہا:

اغرّ کضوء البدر صورة وجهه   جلا الغیم عنه ضوء ہ متوقدا (۱۲)

چودھویں رات کے چاند کی طرح ان کے چہرے کی صورت روشن ہے، ابر کو اس کی روشنی نے چھانٹ دیا، پس چمک اٹھا۔

کعب بن مالکؓ کہتے ہیں:

یمضی ویذمرنا عن غیر معصیة   کانه البدر لم یطبع علی الکذب (۱۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایسی باتوں پر آمادہ کرتے ہیں جو معصیت سے دور ہوتی ہیں اور انھیں نافذ کرتے ہیں۔ وہ گویا چودھویں رات کا چاند ہیں، کذب اور غیر واقفیت پر پیدا ہی نہیں کیے گئے۔

حضرت عائشہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے مبارکہ کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ اس بات کا غماز ہے کہ آپ نہایت فصیح و بلیغ اور شاعری کا عمدہ ذوق رکھنے والی خاتون تھیں۔ انھوں نے اپنے جذبات کا اظہار یوں فرمایا:

وَلو سَمِعُو ا فِی مِصرَاَوصَاف خَدِہٖ   لَما بَذَلوافِی سَوْمِ یُوسُف نَقد
لَوَامِی زُلَیخا لَوْرَأینَ جبِینه   لَآثرنَ بِالْقَطعِ الْقُلوْبِ عَلیٰ الأیْدِ (۱۴)

اگر مصر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار کے اوصاف وہ لوگ سن لیتے تو حضرت یوسفؑ کے سودے میں نقدی خرچ نہ کرتے۔ اگر زلیخا کی سہیلیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جبین کو دیکھ لیتیں تو وہ ہاتھوں کی جگہ اپنے دلوں کو کاٹ لیتیں۔

ایک اور جگہ فرماتی ہیں:

لَنَا شَمْسٌ وَلِلْاَفَاقِ شَمْسٌ   وَشَمْسِی خَیرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَاءِ
فَاِنَّ الشَّمْسَ تَطْلَعُ بَعْدَ فَجْرِ   وَشَمْسِی طَالِعٌ بَعْدَالعِشَاء (۱۵)

ایک ہمارا آفتاب ہے ایک آسمان کا سورج، میرا آفتاب آسمان کے سورج سے بدرجہا بہتر ہے، اس لیے کہ آسمان کا سورج صبح کو طلوع ہوتا ہے اور میرا آفتاب عشا کے بعد۔

کعب بن مالکؓ کہتے ہیں:

فینا الرسول شهاب ثم یتبعه　　　نور مضیء له فضل علی الشهب (١٦)

ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو شہاب ثاقب کی طرح روشن تھے اور روشنی پھیلانے والا ان کا ذاتی نور مستزاد تھا، اس شہاب ثاقب کو دوسرے ستاروں پر فضیلت حاصل تھی۔

قطن بن الحارثہ الکلبیؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخِ انور کو بدرِ کامل قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں:

أغر كأن البدر سنة وجهه　　　إذا ما بدا للناس فی حلل العصب (١٧)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ حسین ہیں گویا بدر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کا ہالہ ہے جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عمامہ زیب تن فرماتے ہوئے لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں۔

براء بن عازب فرماتے ہیں:

مَا رَأَيتُ مِنْ ذِیْ لِمَّةٍ فِی حُلَّةٍ حَمْرَآءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولَ اللهِ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ (١٨)

میں نے سرخ جبّہ میں ملبوس دراز زلفوں والا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال کندھوں تک تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان کا حصہ زیادہ چوڑا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ زیادہ لمبے تھے نہ زیادہ چوڑے۔

طفیل بن عمرو الدوسیؓ کہتے ہیں:

وأن الله جلله بهاء　　　وأعلى جده فی كل جد (١٩)

اور اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے حسن و خوبی میں بہت اضافہ کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو ہر شان میں بلند کیا ہے۔

اُضید بن سلمہؓ روئے رسول کے بارے میں فرماتے ہیں:

ضخم الدسيعة كالغزالة وجهه　　　قرنا تأزر بالمكارم وارتدى (٢٠)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ سخاوت کرنے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ ہرن کی طرح خوب صورت ہے جو بلند مقام اور مرتبے والے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکارمِ اخلاق کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنایا۔

عبد اللہ بن رواحہؓ فرماتے ہیں:

فثبت الله ماأتاک من حسن تثبیت موسی ونصرا کالذی نصروا(۲۱)

پس اللہ تعالیٰ نے جو حسن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا ہے اس کو قائم رکھے جس طرح کے حضرت موسیٰ (کے حسن) کو قائم رکھا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی مدد کرے جس طرح کہ انھوں نے (یعنی امت موسیٰ نے) کی تھی۔

عبداللہ بن رواحہؓ کا ہی ایک اور شعر ہے:

تحمله الناقةالأدناء معتجرا بالبرد کالبدر جلی نوره الظلما(۲۲)

چادر میں لپٹے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹنی میں سوار ہوئے اور بدر کی طرح ہیں جس کے نور سے تاریکی روشن ہوجاتی ہے۔

اس شعر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ مدح کا بہترین شعر ہے جو عرب نے کہا۔

زبرقان بن بدر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرثیہ لکھتے ہوئے کہتا ہے:

بَعْدَالَّذِی کَانَ لَنا هَادِیاً مِن خَیرَةٍ کَانَتْ وَبَدْرُ الظَّلَام(۲۳)

اس کے بعد انھوں نے ہمیں ہدایت کا راستہ دکھایا وہ تاریک رات میں چودھویں کا چاند تھے۔

حسان بن ثابتؓ کہتے ہیں:

آلَیتُ مَا فِی جَمِیعِ النَّاسِ مجتهدَا مِنِی أَلِیَة بَرٍ غَیرِ اِفْنَادِ

تَاللهِ مَا حَمَلَتْ اُنثی وَلَا وَضَعَتْ مِثْلَ الرَّسُولِ نَبِیَّ الْأُمَّة الْهادی(۲۴)

میں ایک سچی، پوری اور خیر خواہی والی قسم کھاتا ہوں، اللہ کی قسم! ساری دنیا کے لوگوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا انسان کسی ماں نے نہیں جنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رسول و نبی اور ہدایت کا داعی بن کر تشریف لائے

مالک بن عوف کہتے ہیں:

مَاانْ رَأَیتُ وَلَا سَمِعْتُ بِمِثْلِه فِی النَّاسِ کُلِّهِمْ بِمِثْلِ مُحَمَّدِ(۲۵)

دنیا کے تمام انسانوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ میں نے دیکھا اور نہ سنا۔

عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:

مارأیت أحدا أشجع ولا أجود ولا اوضأ من رسول الله صلی الله علیه وسلم(۲۶)

میں نے کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بہادر، زیادہ سخی اور زیادہ خوب صورت نہیں دیکھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں:

کان رسول الله صلی الله علیه وسلم رَبعَةً من القومِ لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر، أزْهَرَ اللّون لیس بالآدَمِ ولا الأبیض الأمْهَق رَجلُ الشَّعَر لیس بالسَّبط ولا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ(۲۷)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ دراز قامت تھے اور نہ کوتاہ قد۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ خوب صورت تھا، گندمی مائل نہ تھا، اور نہ ہی انتہائی سفید بلکہ سرخی مائل گورا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک گھنے، لٹکے ہوئے، گھنگھریالے نہ تھے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

ما مست حریرًا و لا دیباجًا ألیَنَ من کف رسول اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، و لا شممت مسکًا و لا عنبر، أطیب من ریح رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲۸)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ہتھیلی کو ریشم و مخمل سے زیادہ نرم و ملائم محسوس کیا اور مشک و عنبر سمیت کوئی خوشبو، خوش بوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ پاکیزہ و معطر
نہیں پائی۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:

کان النبی أحسن الناس، کان ربعة وهو الی الطول أقرب، بعید ما بین المنکبین، أسیل الخدین، شدید سواد الشعر، أکحل العینین، أهدب اذا وطیء بقدمه وطیء بکلها، لیس له إخمص إذا وضع رداءه عن منکبیه، فکأنه سبیکة فضة، و اذا ضحک یتلألأ فی الجدر لم أر مثله قبله و لا بعده (۲۹)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ حسین تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متناسب قد مائل بہ طوالت تھے، دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ تھا، رخسار مبارک نرم و گداز، بال خوب گہرے سیاہ، آنکھیں سرگیں اور پلکیں دراز تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گامزن ہوتے تو پورا قدم مبارک زمین پر لگاتے تھے۔ پیروں کے تلووں میں گڑھا نہ تھا۔ جب چادر مبارک شانہء اطہر پر رکھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسین تر نظر آتے اور جب تبسم ریز ہوتے تو دیواریں جگمگا اٹھتیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے یا بعد کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا نہیں دیکھا۔

جابر بن سمرةؓ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضَلِیعَ الْفَم، أشْکَلَ الْعَینین، مَنْهُوس العقبین (۳۰)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ، آنکھیں بڑی سرخی مائل اور پیروں کی دونوں
مبارک ایڑیاں کم گوشت، دبلی پتلی تھیں۔

حضرت عباسؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افلج الثنتین اذا تکلم روی کالنور یخرج من بین ثنایاه (۳۱)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کے دونوں دانتوں میں کشادگی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گفتگو فرماتے تو ان سے نور نکلتا ہوا محسوس ہوتا۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ ﷺ عظیم العنین آھَدَبَ الآشفار, مُشرَب العَین بحمرۃ (۳۲)

نبی اکرم ﷺ کی چشمانِ مبارک بڑی، پلکیں دراز اور آنکھوں میں سرخی کی لکیر تھی۔

صحابہ کرامؓ نے نہ صرف شعری انداز میں بلکہ نثری انداز میں بھی آپ ﷺ کے سراپا مبارک کو بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ترمذی کی ایک روایت ہے۔

عَنْ اِبْرَاھِیمَ بنِ مُحَمَّدٍ مِن وُلْدِ عَلِیِّ بْنِ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ عَلِیٌّ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ بِالطَّوِیْلِ الْمُغَطَّطِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَکَانَ رَبْعَۃً مِنَ الْقَوْمِ لَمْ یَکُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ کَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ یَکُنْ بِالْمُطَھَّمِ وَلَا بِالْمُکَلْثَمِ وَکَانَ فِی وَجْھِہٖ تَدْوِیْرٌ اَبْیَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَیْنَیْنِ اَھْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِیْلُ الْمُشَاشِ وَالْکَتِدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَۃٍ شَثْنُ الْکَفَّیْنِ الْقَدَمَیْنِ اِذَا مَشٰی تَقَلَّعَ کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ فِی صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ مَعًا بَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ وَھُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَھْجَۃً وَاَلْیَنُھُمْ عَرِیْکَۃً وَاَکْرَمُھُمْ عَشِیْرَۃً مَنْ رَاٰہُ بَدِیْھَۃً ھَابَہٗ وَمَنْ خَالَطَہٗ مَعْرِفَۃً اَحَبَّہٗ یَقُوْلُ نَاعِتُہٗ لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ ﷺ (۳۳)

حضرت علیؓ کے پوتے محمد بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ رسول ﷺ کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے کہ آپ ﷺ نہ بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے قد کے بلکہ میانہ قد تھے اور آپ ﷺ کے بال مبارک نہ زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ بل دار سیدھے تھے۔ آپ ﷺ کا جسم گوشت سے پر نہیں تھا اور چہرہء مبارکہ بالکل گول نہیں تھا بلکہ کسی قدر گولائی تھی۔ آپ ﷺ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، آنکھیں خوب سیاہ سرمگین اور پلکیں گھنی اور لمبی تھیں جوڑ اور کندھوں کے درمیان کی جگہ مضبوط تھی۔ عام بدن بالوں سے خالی تھا البتہ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک اور لمبی لکیر تھی۔ آپ ﷺ کی ہتھیلیاں اور قدم پُر گوشت تھے جب آپ ﷺ چلتے تو زور سے پاؤں سے اٹھاتے گویا بلندی سے اتر رہے ہیں۔ جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھتے۔ آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی اور آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ دل کے بڑے سخی، زبان کے نہایت سچے نہایت نرم طبیعت اور شریف ترین گھرانے والے تھے جو آپ ﷺ کو یک دم دیکھتا اس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو آپ ﷺ کو جان پہچان سے دیکھتا محبت کرتا اور آپ ﷺ کی تعریف کرنے والا کہتا کہ میں نے آپ ﷺ سے پہلے آپ جیسا دیکھا اور نہ آپ ﷺ کے بعد۔

اب ذرا آپ ﷺ کا حلیہء مبارک شعری انداز میں بزبان حضرت علیؓ ملاحظہ کیجیے جس میں انھوں نے آپ ﷺ کے اعضائے جسمانی کے ہر پہلو کو نہایت خوب صورتی سے بیان کیا ہے:

قَرَنَ المَلَاحَۃَ طِیْنَہٗ وَالحُسْنَ صارَ قَرِیْنَہٗ

صَلّٰی علیہِ اِلٰھُنَا

ملاحت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرشت میں ملی ہوئی تھی اور حسن خوبی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیوست ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

صَادَالْقُلُوبَ جَمَالُهٗ شَاعَ الاٰفَاقَ جَلالُهٗ

صَلّٰے علیہ اِلٰهُنَا

ان کے حسن و جمال نے سب کے دلوں کو شکار کر لیا ہے تمام عالم میں ان کی بزرگی مشہور ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

والبَدْرُ يَقْصُرُ نُورَهٗ اِذْ ما استبانَ ظُهُورَهٗ

صَلّٰے علیهِ اِلٰهُنَا

اور چودھویں رات کا چاند اپنے نور میں کمی کرتا تھی جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور جلوہ ظہور فرماتا تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

مَرْبُوعُ قَدِ كَانهٗ وَاللهُ أَعْظَمَ شَانَهٗ

صَلّٰے علیهِ اِلٰهُنَا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم اقدس میانہ تھا اور اللہ نے ان کا رتبہ نہایت بلند کر دیا تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

لٰكن يُطَا وِلُ جَارَهٗ وَهو الْمفِيْضُ بِحارَهٗ

صَلّٰے علیهِ اِلٰهُنَا

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پاس والے سے دراز قد معلوم ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخاوت کے دریا بہانے والے تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اِذْ مَا يَمَا شيهِ اَحَدْ قَدْ كَانَ يعلِيهِ الصَّمَدْ

صَلّٰے علیهِ اِلٰهُنَا

جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم راہ ہو کر کوئی چلتا تھا یقیناً اللہ بے نیاز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قد کو اس سے بلند کر دیتا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

وَالْعَظْمُ كَانَ لِهَامَتِهٖ وَالْحسْنُ كَان لِقَامَتهٗ

صَلّٰے علیهِ اِلٰهُنَا

اور عظمت و بزرگی کے آثار ان کے چہرے پر نمایاں تھے اور حسن و خوبی ان کے قامت زیبا پر ختم تھی ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

كاللّيل سودُ شَعْرَهٗ فَاضَ الْعَجَائِبَ بَحْرَهٗ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک شب تاریک کی مانند سیاہ تھے ان کی دریا دلی نے عجیب وغریب امور کا اضافہ فرمایا تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

شَعرٗ الحَبِیبِ تَکَثّرَ رَجلًا مَلِیحًا فی الوَرٰی

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

موئے مبارک محبوب خدا کے کثرت سے تھے تمام مخلوق سے خم دار اور ملیح ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

شَعرٗ مَشِیطٗ لَا قَطَطٗ سوُدٗ وَدُوُدٗ لَا سَبِطٗ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک شانہ کٹے ہوئے تھے نہ پیچیدہ بلکہ سیاہ اور محبوب دلہا گھنگھر والے تھے لانبے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اِذْ مَا یُوَفِّرْ جُمّتَہٗ لَیسَتْ تُجَاوِزُ شَحمَتَہٗ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

جس وقت یوفرہ (بال نرمہ گوش تھے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے موئے مبارک لٹکی ہوؤں کو تجاوز نہیں کرتے تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدْ کَانَ أزْھَرَ لَونُہٗ وَھُو المُبَارَکَ کَونُہٗ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک روشن تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمام وجود خیر و برکت تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

عَظُمَتْ رَئْ وُ سُ عِظَا مِہٖ کَبُرَتْ وُجُوہُ مَرَامِہٖ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

بزرگ تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرہائے استخوانِ مبارک چہرہ ہائے مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظمت والے تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

کَالخَطِّ تَجرِی شَعرُہٗ أعلٰی حُدُوْدِہٖ نَحرُہٗ

صَلّٰے علیہِ اِلٰھُنَا

خطِ مستقیم کی مانند موئے مبارک رواں تھے فوقانی جانب ان کے حدود کی پیش سینہ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

أسفَلَ　حُدُوْدِهِ　سُرَةُ　لِلنَا　ظِرِيْنَ　مَسَرَةٌ

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰهُنَا

تحتانی جانب ان کے حدود کی ناف مبارک تھی ناظرین کے لیے ان کا مشاہدہ کرنا مسرت تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اَلْمَنْکَبَانِ　صَدْرُہٗ　عِرِ　ضَتْ　وَرَفِعَتْ　قَدْرُہٗ

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰهُنَا

آپ ﷺ کے دونوں دوش اور صدر مبارک وسیع تھے اور ہر ایک کی قدر و منزلت اللہ کے نزدیک بلند تھی ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

بالشَّعْرِ　زُيِّنَ　صَدْرُہٗ　لَا　كُلُّهٗ　بَلْ　صَدْرُہٗ

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰهُنَا

موئے مبارک کی وجہ سے صدر مبارک مزین تھا کل نہیں بلکہ صدر مبارک کا درمیانی حصہ ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

أَيْضَا　ذِرَا　عَا　ہٗ　بِہٖ　وَالْمَنْكَبَانِ　بِسِرْبِہٖ

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰهُنَا

آپ ﷺ کے دونوں بازو موئے مبارک کی وجہ سے مزین تھے اور ہر دو گوش نبوی موئے مبارک سے نہایت موزوں و مزین تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

عَيْنَاہُ　صادَ　قُلُوبَنَا　اللَّحظُ　صَارَ　طُلُوبَنَا

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰهُنَا

آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں نے ہمارے دلوں کو شکار کر لیا ہمارا مقصد صرف آپ ﷺ کا گوشہ چشم سے دیکھنا ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

كَمُلَ　السَّوَادُ　سَوَادُها　لِلْحاسِدِيْنَ　حِسَادُها

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰهُنَا

آنکھوں کی پتلیوں کی سیاہی نہایت کامل دل فریب تھی حاسدوں کے لیے ان کا حسد کرنا کامل ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اَلْعَيْنُ　عَيْنُ　فِي　النَّظَرِ　بَلْ　كَانَ　عَيْنًا　ذَا　الْقَدَرِ

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰهُنَا

چشم مبارک دیکھنے میں چشمہ معلوم ہوتی تھی بلکہ وہ چشم عین مرتبہ والی شے تھی ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

عَینٌ　مُضِیٌ　مُرْتَفِعٌ　عَینٌ　مَلِیٌ　مُشَفِعٌ

صَلّٰے　علیہِ　اِلٰھُنا

آپ ﷺ کی چشم مبارک مرتفع یعنی وسیع اور گزرنے والی تھی لیکن چشمان مبارک نے مخلوق کو خوبی عطا فرمائی ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اَلْعَینُ　تَنفَعُ　فِے　الثَّرٰے　عَینَاہُ　حَسَنَتِ　الوَرٰے

صَلّٰے　علیہِ　اِلٰھُنا

چشمہء آب زمین میں نافع ہے لیکن آپ ﷺ کی چشمان مبارک نے مخلوق کو خوبی عطا فرمائی ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اَلْعَینُ　تَنفَعُ　فِے　التَّمرٰ　عَینَاہُ　ذَا　النَّظرٰ

صَلّٰے　علیہِ　اِلٰھُنا

چشمہء آب میوہ جات میں نافع ہے لیکن آپ ﷺ کی چشمان مبارک اربابِ نظر کو زندہ کر دیتی ہیں ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

أیضا　بَیاضُہٗ　قَدْکَمَلْ　وَالْحُسنُ　فِیہِ　مُشتَمَلْ

صَلّٰے　علیہِ　اِلٰھُنا

ان کی سفیدی بھی بے شک مرتبہء کمال پر تھی اور حسن اس میں ملا ہوا تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدْ　شَاعَ　فِیھَا　خمرَۃٌ　لِلنَّاظِرِینَ　مَسَرَۃٌ

صَلّٰے　علیہِ　اِلٰھُنا

یقیناً اس سفیدی میں گلابی پن منتشر تھا جو ناظرین کے لیے مسرت بخش تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

لِلْجُوْدِ　وَسَعَ　کَفُّہٗ　عَنْ　کُلِّ　بُخلٍ　کَفُّہٗ

صَلّٰے　علیہِ　اِلٰھُنا

آپ ﷺ کا کفِ دست بخشش کے لیے کشادہ تھا ہر بخل سے آپ ﷺ نے اس کو باز رکھا تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدَمَاہُ　أیضا　وُسِعَا　فِی　العَرْشِ　لَیلاً　رُفِعَا

صَلّٰے　علیہِ　اِلٰھُنا

ہر دو قدم آپ ﷺ کے فراخی دیے ہو گئے تھے عرش پر شبِ قدر میں بلند کیے گئے تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

مِنْ　تَحتِ　کَانَتْ　رِفعَۃٌ　وَلِعَینِ　ذَاتِہ　رِفعَۃٌ

صَلّٰے　علیہِ　اِلٰھُنا

آپ ﷺ کے قدموں کے نیچے بزرگی کا حصول تھا اور آپ ﷺ نفیس ذات میں سراپا بزرگی تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اِنْ　کَانَ　یَمْشِي　یَبْتَدِرْ　فَکَأَنَّ　صَبَبًا　یَنْحَدِرْ

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰھُنَا

اگر آپ ﷺ مسافت قطع فرماتے تو شادابی سے چلتے گویا کہ آپ ﷺ نشیب میں اترتے ہیں ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدْ　کَانَ　أَبیَضَ　مُشْرَبًا　وَلِعَاشِقِیْہِ　مُطْرِبًا

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰھُنَا

اس میں شک نہیں کہ آپ ﷺ سرخ وسفید تھے اور اپنے عشاق کے لیے مسرت بخش تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

بِالْوسعِ　کَانَ　جَبِیْنُہٗ　فِي　الْعِشْقِ　کَانَ　جَنِیْنُہٗ

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰھُنَا

آپ ﷺ کی پیشانی مبارک فراخ تھی اور قلبِ مبارک عشق خدا میں مستغرق تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

کَالْقَوسِ　کَانَ　حَوَاجِبُہٗ　قَدْ　کَانَ　یَفْرَحُ　خَاطِبُہٗ

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰھُنَا

ابروہائے مبارک کمان کی طرح کجی و درازی میں تھیں آپ ﷺ سے کلام کرنے والا گفتگو میں خوش ہو جاتا تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

کَانَتْ　سَوَا　بِغَ　تَنْفَصِلْ　لَیْسَتْ　تُقَارِنُ　تَتَصِلْ

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰھُنَا

ہر دو ابرو بتمامہ ایک دوسرے سے جدا تھیں وہ دونوں ایک دوسرے سے ملی جلی نہ تھیں ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

عِرْقٌ　تَبَارَکَ　شَانُہٗ　فِي　الْبَینِ　کَانَ　مَکَانُہٗ

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰھُنَا

ایک رگ جس کا مرتبہ اللہ کے نزدیک بزرگ ہے دونوں ابروؤں کے درمیان ان کی جگہ تھی ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

کَانَتْ　تَدِرُّ　بِغَیْظِہٖ　لَافِي　مَلَاحَۃِ　فَیْضِہٖ

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰھُنَا

وہ رگ حالت غیظ میں جنبش میں آتی نہ حالتِ فیض ملیح میں ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

وَالأَنْف حَسُنَتْ ذَاتُها أَقْنَی أَشَمّ صِفَاتُها

صَلّٰی علیهِ اِلٰهُنَا

اور بینی مبارک نفس ذات میں حسن وخوبی تھی دراز و باریک بلند و ہموار اس کے صفات تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

عِرْنِینُها قَدِارْتَفَعْ وَ السَّمْعُ مِثْلُهُ مَا سُمِعْ

صَلّٰی علیهِ اِلٰهُنَا

بینی مبارک کی دیواریں بلند تھیں اور گوش مبارک کی مانند کوئی گوش سنا نہیں گیا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

یَعْلُوهُ نُوْرٌ بِالْیَقِینِ لَسَبٰی قُلُوْبَ الْعاشِقِیْنَ

صَلّٰی علیهِ اِلٰهُنَا

یقیناً اس بینی مبارک سے نور بلند ہوتا تھا البتہ وہ بینی عاشقوں کے دلوں کو گرفتار کرتی تھی ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدْ فَاقَ لِحیَتُهُ اللّحیٰ أَلْوَا نُهَا نورُ الدّجی

صَلّٰی علیهِ اِلٰهُنَا

یقیناً آپ ﷺ کی داڑھی مبارک تمام داڑھیوں پر فوقیت رکھتی تھی رنگ اس کا نور دجی تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

كَثُّ الْمَحاسِنِ نِعْمَةٌ وَلِكُلِّ نَفْسٍ رَحْمَةٌ

صَلّٰی علیهِ اِلٰهُنَا

انبوہی ریش مبارک کی نعمتِ عظیم ہے اور ریش مبارک ہر شخص کے حق میں رحمت ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدْكَانَ خَدّاهُ السَّهَلُ وَالنّوْرُ بِهِماقَدْنَزَلْ

صَلّٰی علیهِ اِلٰهُنَا

یقیناً آپ ﷺ کے دونوں رخسار مبارک نرم تھے اور ان دونوں سے روشنی اترتی تھی ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

كَمَلَ الْمَحَاسِنُ فِي فَمِهِ مَلأَ الْوَرٰی بِمَكَارِمِهِ

صَلّٰی علیهِ اِلٰهُنَا

تمام خوبیاں دہان مبارک میں بوجہ کمال تھیں اپنے مکارم اخلاق سے خَلق کو پُر کر دیا تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

فِي فِيهِ كَانَتْ وُسْعَةٌ فِي كُلِّ لَفْظِهِ نِعْمَةٌ

صَلّٰی علیهِ اِلٰهُنَا

آپ ﷺ کے دہان مبارک میں معتدل فراخی تھی ہر سخن میں دہان مبارک نعمتِ عظیم تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

أَسْنَانُهُ قَدِانْفَرَجَ وَالنّورُ فِیها اِمْتَزَجَ

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰھنا

دندان مبارک بہ تحقیق کشادہ تھے اور نور ان میں بھرا ہوا تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

فَاقَ　الْخَلَائِقَ　جِیْدُہٗ　فِی　الْحُسْنِ　کَانَ　مَزِیْدُہٗ

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰھنا

خلائق کی گردنوں سے آپ ﷺ کی گردن مبارک بلند تھی حسن میں ان سے آپ ﷺ کی گردن بڑھی ہوئی تھی ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

کَانَتْ　صَفائَ　کَفِضَّۃٍ　فِیْھا　قَلَائِدُ　عِزَّۃٍ

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰھنا

گردن مبارک جلائیت میں مانند صفائی نقرہ تھی اس گردن میں عزت وحرمت میں قلادے پڑے ہوئے تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدْاُحْکِمَتْ　اَعْضَائَ　ہٗ　قَدْاُتْلِفَتْ　اَعْدَائَ　ہٗ

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰھنا

یقیناً آپ ﷺ کے اعضا محکم کیے گئے تھے بہ تحقیق آپ ﷺ کے دشمن ہلاک کیے گئے تھے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اَلْمَائُ　یَنْبَعُ　عَنْھما　قَدْ　کَانَ　وَطْئہٗ　مَرْحَمَا

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰھنا

آپ ﷺ کے قدموں سے پانی چشمہ کی مانند جاری ہوتا تھا اور آپ ﷺ کی رفتار عین رافت و مہربانی تھی۔

وَالْمَشْی　کَانَ　تَکَفِّیًا　لِلْحسْنِ　کَانَ　مُوَفِّیًا

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰھنا

آپ ﷺ کی رفتار شتابی وچستی کے ساتھ تھی حسن وخوبی کو وہ رفتار پورا کرنے والی تھی ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدْ　طَالَ　زَنْدُ　حَبِیْبِنا　مِنْہُ　صلاحُ　قُلُوْبِنا

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰھنا

بے شک بندوبست ہمارے حبیب مصطفی ﷺ کے دراز تھے انھیں کے ساتھ ہمارے دلوں کی اصلاح ودرستی متعلق ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

قَدْکَانَ　خَلْقَہٗ　یَعْتَدِلُ　وَالْحُسْنُ　فِیہِ　مُشْتَمِلُ

صَلّٰی　علیہِ　اِلٰھنا

بے شک خلقت میں آپ ﷺ اعتدالی حالت رکھتے تھے اور حسن و جمال آپ ﷺ میں مشتمل تھا ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

لَیسَ الھزَالُ بِوَضعِهِ لَاشَحْمَ فِیھا بِوَصفِهِ
صَلّٰے علیہِ اِلٰھنَا

آپ ﷺ کی وضع وخلقت میں لاغری نہ تھی اور نہ فربہی جس سے آپ ﷺ متصف ہوسکتے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

وَالھَاشِمی مُتکَلِّم مِنْ ھِجرِہِ مُتَألِّم
صَلّٰے علیہِ اِلٰھنَا

اور ہاشمی آپ ﷺ کے اوصاف کو بیان کرنے والا ہے اور آپ ﷺ کے ہجر وجدائی میں دردناک ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

عَنْ دَرْکِ وَصفِهِ جَاھِلُ وَبِقصَرِ فَھمِهِ قَائِلُ
صَلّٰے علیہِ اِلٰھنَا

ان کے وصف کے دریافت کرنے سے جاہل ہے اور قصور اپنے فہم کا قائل ہے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

اللّٰہ یَعْلَمُ شَانَهُ وَھو العَلِیمُ بَیَانَهُ
صَلّٰے علیہِ اِلٰھنَا

اللہ ہی ان کی شان کو خوب جانتا ہے اور وہی جانتا ہے اس کے بیان کرنے کو ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

یَا رَبَّ صَحِّحْ سقمَهُ بِالفَضلِ دَمِّرْ جرمَهُ
صَلّٰے علیہِ اِلٰھنَا(۳۴)

اے میرے پروردگار اس کی بیماری کو صحت عطا فرما اور اپنے فضل سے اس کے جرم کی بیخ کنی کردے ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو۔

غرض یہ کہ آپ ﷺ ہر لحاظ سے حسن وکمال کا پیکر ہیں۔ تقویٰ و پاکیزگی کا مظہر ہیں۔ وہ تمام پیغمبرانہ اوصاف جو چہرہ نبوت کا غازہ ہیں آپ ﷺ کی ذات میں موجود ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کے شمائل کے بارے میں جو کچھ کہا وہ بالمشاہدہ و بالمشافہ تھا۔ لہٰذا ان کی شاعری ہمارے لیے ہدایت اور مشعلِ عمل ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ۱/۲۹۵

۲۔ حسان بن ثابت، دیوان، ص: ۱۴۰۔۱۴۲

۳۔ حسان بن ثابت، دیوان، ص: ۶۶

۴۔ أیضاً، ص: ۱۳۷

۵۔ أیضاً، ص: ۱۳۸

۶۔ أیضاً، ص: ۱۵۸

۷۔ أیضاً، ص: ۲۷۹

۸۔ طبقات الشافعیۃ الکبری، ۴/۱۶۱

۹۔ السیوطی، جلال الدین، الخصائص الکبری، تحقیق، الدکتور خلیل هراس، مطبعۃ المدنی دار الکتب الحدیثۃ، باب ماجاء فی صفۃ خلقہ، ۱۷۸۔۱/۱۷۹

۱۰۔ السیرۃ النبویۃ والآثار المحمدیۃ، الجزء الثالث، ص: ۲۱۲

۱۱۔ السیوطی، جلال الدین، الخصائص الکبری، باب ماجاء فی صفۃ خلقہ، ۱/۱۸۰

۱۲۔ علی بن ابی طالب، دیوان، ص: ۶۳

۱۳۔ کعب بن مالک، دیوان، تحقیق، سامی مکی العانی، بغداد، مکتبۃ النھضۃ، ۱۹۶۶ھ/۱۳۸۶ء، ص: ۱۷۵

۱۴۔ ارشاد شاکر اعوان، عہدِ رسالت میں نعت، ص: ۱۰۴

۱۵۔ أیضاً ۱۶۔ کعب بن مالک، دیوان، ص: ۱۷۴

۱۷۔ العسقلانی، ابن حجر، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، مصر، مکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ، ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء، ۳/۲۲۹

۱۸۔ شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق الرسول، ص: ۱۱

۱۹۔ العسقلانی، ابن حجر، الاصابہ، ۲/۲۱۷

۲۰۔ ابن اثیر، عبدالکریم الجزری، عزالدین، اسد الغابہ، طہران، المکتبۃ الاسلامیۃ، ۱/۱۰۱

۲۱۔ ولید قصاب، الدکتور، دیوان عبداللہ بن رواحہ ودراسۃ فی سیرتہ وشعرہ، دار العلوم، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲، ص: ۱۵۹

۲۲۔ أیضاً، ص: ۱۶۴ ۲۳۔ ایضاً

۲۴۔ حسان بن ثابت، دیوان، ص: ۱۵۵

۲۵۔ ابن اثیر، عبدالکریم الجزری، عزالدین، اسد الغابہ، ۴/۲۹۰، العسقلانی، ابن حجر، الاصابہ، ۳/۳۳۲، واقدی، محمد بن عمر، المغازی، تحقیق، مارسدن جونس، نشر دانش اسلامی، ۱۴۰۵ھ، ۲/۹۵۶

۲۶۔ السیوطی، جلال الدین، الخصائص الکبری، باب ماجاء فی صفۃ خلقہ، ۱/۱۸۰

۲۷۔ أیضاً: ۱/۱۷۹

۲۸۔ أیضاً: ۱/۱۸۴

۲۹۔ أیضاً: ۱/۱۸۴

۳۰۔ أیضاً: ۱/۱۸۰

۳۱۔ أیضاً: ۱/۱۰۶

۳۲۔ أیضاً: ۱/۱۸۰

۳۳۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی،

۳۴۔ دیوان حضرت علیؓ (مترجم)، کراچی: ایچ ایم سعید کمپنی، ایجوکیشن پریس، ص: ۲۰۲۔۲۱۱